حضرت فاطمہ زہرا (س) کی عصمت اور عظمت کا تذکرہ اہل سنت کی روایات کی روشنی میں

محمد عسکری ترابی^۱

اہل سنت کی روایات میں حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شخصیت کو بہت اہمیت دی گئی ہے مکتب تسنن سے تعلق رکھنے والے معتدل مزاج علماء و دانشمندیوں نے اپنی کتابوں میں موجود روایات کے مطابق حضرت فاطمہ (س) کو انسانی فضائل کی جامع خاتون کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نبی دو عالم کے فضائل پر مشتمل اہلسنت کی کتابوں میں تشریحی اور غیر تشریحی روایات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے قرآنی نقطہ نظر سے بھی حضرت کے مقام و عظمت کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ تشریحی روایات میں آپ کے فضائل کھول کر بیان ہوئی ہیں اور غیر تشریحی روایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت کی دوسری جہتوں کو روشن کرتی ہیں۔ اگر ہم ان دونوں روایات کو جمع کریں تو اس کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ حضرت زہرا (س) اہل بیت پیغمبر اکرم کز اور منبع ہیں، اسی ہستی سے حضرت رسول خدا (ص) کی نسل چلی ہے۔ حضرت زہرا وہ ہستی ہے جس نے پیغمبر اکرم کے زمانے میں رسالت و نبوت کا دفاع کیا اور آنحضرت کی رحلت کے بعد مدافع امامت و ولایت ہونے کا ثبوت دیا۔ زہراء (س) پیغمبر اکرم کے ہاں بہت عزیز تھیں آپ نے دو جہانوں کی عورتوں کی سرداری کا تمغہ اپنے بابا سے حاصل کیا کسی بھی شخصیت کی عصمت اور عظمت و مقام کو ثابت کرنے کے لیے اس کے قول و فعل کو حجت ماننے کی ضرورت ہے اور قول و فعل ہر عقیدہ و عمل کے لیے منبع قرار دینی کی ضرورت ہے۔ اس مقالہ میں سب سے پہلے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی عصمت و عظمت کو اہلسنت کے روایاتی اور تفسیری منابع سے ثابت کیا ہے، اس سلسلے میں کچھ روایت جیسے احادیث طہارت، حدیث ثقلین، حدیث نجات، حدیث رضا اور غضب الہی اور غضب فاطمہ بیان کرنے کے ساتھ قرآن کی کچھ آیات جیسے آیت تزکیہ، آیت استغفار اور آیت انکرسی وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس مقالہ میں اہم سنی روایاتی اور تفسیری مآخذ پر بحث کی گئی ہے اور آیات و روایات کی روشنی میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی عصمت و عظمت کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ مسلم بات ہے کہ اہلسنت کے منابع میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی عصمت ثابت ہوئی ہے جیسے حدیث طہارت، حدیث ثقلین، حدیث نجات، وغیرہ۔ ہم یہاں ان احادیث کو نقل کر دیتے ہیں جن سے اہلسنت محدثین اور مفسرین نے حضرت زہرا (ع) کی عصمت کو ثابت کیا ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) کی عظمت و فضائل اہل سنت کے منابع میں اس طرح بیان ہوئے ہیں:

۱- حضرت زہرا (س) کی فضیلت اہلسنت کی معتبر کتب میں

ابن حجر عسقلانی، جو اہلسنت کے بڑے فقہا اور علماء میں سے ایک ہیں نے امام حسن عسکری (ع) سے انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے اور جابر بن عبد اللہ نے نبی اکرم (ص) سے نقل کیا ہے کہ جب آدم اور حوا جنت میں تھے انہوں نے حضرت زہرا (س) کے وجود انور کو دیکھا اور خدا نے ان سے فرمایا۔ ان کا نور آپ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے پیدا ہوا تھا حضرت فاطمہ (س) میرے جسم کا ایک

^۱ پی ایچ ڈی طالب علم، امام خمینی کپلیکس جامعہ المصطفیٰ العالمیہ

حصہ ہیں^۲۔ «فاطمۃ بضعة منی» حاکم نیشاپوری اہلسنت کے مشہور عالم میں شمار ہوتا ہے اور ان کو علم درایہ کے بانی کے طور پر جانا جاتا ہے اور وہ علم رجال کے میدان میں سرکردہ علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا (س) کے فضائل میں بہت سی احادیث اور روایتیں نقل کی ہیں۔ مثال کے طور پر وہ لکھتے ہیں حضرت فاطمہ (س) دونوں جہانوں کی وہ اعلیٰ ترین خاتون ہیں جن کی تخلیق کے باری میں بہت سے نمونے ملتے ہیں۔ اے فاطمہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ آپ دنیا کی بہترین خاتون کی سردار ہے اور اس امت کی خاتون اور ایماندار خاتون کی سردار ہیں اور عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ «یا فاطمۃ الاترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین و سیدۃ نساء هذه الامة و سیدۃ نساء العالمین»^۳۔

۲- حضرت فاطمہ زہراء (س) دو جہانوں کی عورتوں کی سردار

حضرت فاطمہ زہراء (س) دونوں جہانوں کی سب سے اعلیٰ ترین خاتون ہیں یہ بات بہت سی روایات میں ظاہر ہوئی ہے، عائشہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء (س) سے کہا اے فاطمہ کیا آپ راضی نہیں ہے کہ آپ العالمین، کی خواتین کا سردار ہو؟^۴۔ بعض روایات میں فاطمہ زہراء کی دوسری عورتوں پر فضیلت کو آسمانی تحفہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس حدیث کی طرح حدیث بن یمان سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: ایک فرشتہ آسمان سے اتر اور اس نے اللہ سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے ایسا تحفہ لے آئے جو اس سے پہلے کسی پر نازل نہیں کیا گیا (تہا) اس نے مجھے ندادی کہ حضرت فاطمہ زہرا (س) جنت کی عورتوں کی سردار ہیں^۵۔ فاطمہ زہرا (س) کی فضیلت اور عظمت کو دیگر خواتین کے مقابلے میں مختلف مواقع پر متعارف کرایا گیا ہے۔ سب سے اہم وہ روایتیں ہیں جو رسول اللہ (ص) کی وفات کے بعد فاطمہ زہرا (س) کی وفات سے متعلق ہیں۔ اس سلسلے میں ام سلمہ اور عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ: فاطمہ زہرا (س) رسول اللہ (ص) کے پاس آئی۔ اور رسول اللہ (ص) نے ان سے ایک راز بیان کیا جس سے فاطمہ زہرا (س) روپڑیں۔ پھر آنحضرت نے ایک اور راز بتا دیا، وہ ہنس پڑیں۔ میں نے اس سے پوچھا کس چیز کے بارے میں بات کی ہے۔ حضرت فاطمہ (س) فرماتی ہیں کہ پہلی بار رسول اللہ (ص) نے مجھے خبر دی کہ آپ (ص) اسی سال وفات پائیں گے میں یہ سن کر روئی اور دوسری بار آپ (ص) نے مجھے بتایا کہ میں ہی ہوں جو آپ (ص) کے ساتھ سب سے پہلے ملاقات کرے گی۔ اور میں اس وجہ سے ہنسی^۶۔ اسی گفتگو کے وقت رسول خدا (ص) نے حضرت فاطمہ (س) کو دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت کا اعلان فرمایا۔ عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے حضرت فاطمہ (س) سے بیماری کی حالت میں فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور دنیا کی عورتوں کی سردار ہو؟^۷۔ بعض روایات میں حضرت فاطمہ (س) کی فضیلت حضرت مریم کی فضیلت پر چھائی ہوئی ہے، جیسا کہ ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، سوائے اس

۲- احمد بن حنبل، مسند، ج ۴ ص ۵

۳- سنن ابن ماجہ، ج ۱ ص ۵۱۸، سنن نسائی، ج ۴ ص ۲۵۲

۴- حاکم نیشاپوری، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳ ص ۳۶۶

۵- ہان، ج ۳ ص ۳۶۳

۶- بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، ج ۵ ص ۸۳، ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع، الطبقات الکبری، ج ۲ ص ۱۹۰، جزری، عزالدین ابن اثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۶، ص ۲۲۲؛ ابن الغزالی، علی بن محمد جہانی، مناقب اہل البیت، ص ۴۲۲؛ ابن حنبل، احمد، فضائل اہل البیت، ص ۲۳۹؛ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، «السنن»، ج ۵ ص ۶۷،

۷- حاکم نیشاپوری، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳ ص ۳۶۶

مقام کے جو مریم بنت عمران کے لیے ہے^۸۔ یہ روایات ان آیات کی طرف ہمیں متوجہ کراتی ہیں جو دنیا کی عورتوں پر مریم کے انتخاب کے مقام پر زور دیتی ہیں^۹۔ فرض کر لیا جائے کہ مذکورہ آیت میں عالمین کا مفہوم مطلق طور پر صدیوں اور زمانوں کا ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ قرآن کے مطابق لفظ عالمین، بنی اسرائیل سمیت دیگر صورتوں میں استعمال ہوا ہے^{۱۰}۔ اس کا معنی مریم کا زمانہ ہے، دوسرے زمانوں کا نہیں۔ حضرت فاطمہ تمام عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں اس کے بارے میں دیگر روایات میں بھی یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔ مثال کے طور پر عمران بن حسین نقل کرتا ہے کہ ایک دن فاطمہ زہرا (س) بیمار تھیں۔ میں رسول اللہ (ص) کے ساتھ اس خاتون کے پاس گیا۔ بات کرتے ہوئے رسول اللہ (ص) نے فرمایا (یا فاطمہ) ألا ترضین أن تکونی سیدة نساء العالمین، وسیدة نساء هذه الأمة، وسیدة نساء المؤمنین^{۱۱}۔ حضرت فاطمہ (س) نے فرمایا۔ اے بابا، عمران کی بیٹی مریم کا کیا ہوگا؟ رسول اللہ (ص) نے فرمایا۔ میری بیٹی وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھی اور تم دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہے^{۱۲}۔ نیز بعض روایات میں حضرت فاطمہ (س) کو دونوں جہانوں کی عورتوں کی سردار، اور امت کی عورتوں کی سردار اور مومنین کی عورتوں کی سردار قرار دیا گیا ہے^{۱۳}۔ بہر حال پیغمبر اکرم (ص) کی امت کی وسعت اور اس سرور و سردار کے دین قیمت تک باقی رہنے کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت فاطمہ (س) دیگر تمام عورتوں پر فضیلت رکھنے کو بیان کیا ہے^{۱۴}۔ حضرت مریم و فاطمہ (س) دونوں کی ولادت اور نشوونما کے معیار کے فرق کی نشاندہی بھی کر سکتے ہیں۔ اگر حضرت مریم کی تعلیم و تربیت حضرت زکریا کی زیر سرپرستی ہوئی ہے اور آپ نے ان کا خیال رکھا ہے^{۱۵}۔ حضرت فاطمہ (س) کی تعلیم و تربیت آپ کے والد گرامی حضرت رسول اللہ (ص) کی زیر نگرانی انجام پائی۔ انسانوں میں سے بہترین انسان اور سب انبیاء میں سے بہترین انبیاء نے اپنی رفتار اور کردار سے فاطمہ (س) کی رفتار اور کردار کی تربیت کی ہیں^{۱۶}۔

۳- حضرت زہرا (س) پیغمبر اکرم (ص) کی محبت و عظمت کے زیر سایہ۔

رسول خدا (ص) حضرت فاطمہ (س) سے بہت محبت کرتے تھے اور اس محبت اور دوستی کا کئی بار ذکر فرمایا۔ تاکہ اپنے ارد گرد رہنے والوں کے لیے رسول اللہ (ص) کی محبت و الفت حضرت زہرا (س) کی نسبت معلوم ہو جائیں عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) کو سب سے زیادہ محبت عورتوں میں سے حضرت فاطمہ (س) سے تھی اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب علی ابن ابی طالب تھے^{۱۷}۔ عمر اور عائشہ کی دوسری روایات^{۱۸} میں نقل ہوا ہے! کہ حضرت فاطمہ (س) رسول خدا

۸- سیوطی، جلال الدین، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ص ۱۳۶۔

۹- آل عمران، ۴۲۔

۱۰- بقرہ، ۴۷۔

۱۱- المستدرک، ج ۳، ص ۱۵۶، بخاری، صحیحہ، ج ۴، ص ۲۴۸، ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۷۳۔

۱۲- ابن شاپن، ابو حفص عمر بن احمد، فضائل فاطمہ الزہراء، ص ۶۳؛ ابن العزلی، علی بن محمد جلابی، مناقب اہل البیت، ص ۷۴۔

۱۳- ابن العزلی، علی بن محمد جلابی، مناقب اہل البیت، ص ۳۶۶۔

۱۴- شرف الدین، سید عبدالحسین، سخنی شیوادری حضرت زہرا، ص ۱۲۶-۱۰۷۔

۱۵- آل عمران، ۳۷۔

۱۶- ہنداوی، شیخ محمد، فاطمہ الزہراء شخصیتاً، غلامتہا، ص ۱۲۰۔

۱۷- حاکم نیشابوری، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۳۶۵۔

۱۸- حاکم نیشابوری، محمد بن عبد اللہ، م- عرفہ علوم ال- حدیث، ص ۳۶۷-۳۶۵۔

(ص) کے نزدیک علی (ع) سے زیادہ مقبول تھیں۔ اس سلسلے میں خود علی (ع) فرماتے ہیں۔ میں نے رسول خدا (ص) سے پوچھا کہ ہم میں سے کون پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم (ص) نے فرمایا۔ فاطمہ (س) مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے^{۱۹} اس گہری دوستی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ (ص) جب سفر پر جاتے تھے حضرت فاطمہ زہرا (س) وہ آخری شخصیت تھیں جنہیں رسول اللہ (ص) الوداع کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تو حضرت فاطمہ زہرا (س) ہی وہ شخصیت تھیں جن سے، رسول اللہ (ص) سب سے پہلے ملاقات فرماتے اور بوسہ لیتے^{۲۰}۔ عائشہ کہتی ہے میں نے فاطمہ (س) سے زیادہ منطوق اور قول کے اعتبار سے رسول اللہ (ص) سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھی۔ جب فاطمہ (س) رسول اللہ (ص) کے پاس آئیں آپ نے اٹھ کر سلام کیا اور۔ آپ نے اسے بوسہ دیا اور اسے اپنی جگہ پر بٹھایا^{۲۱}۔ پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت زہرا (س) سے محبت و مودت پر زور دینے کے لیے کئی بار فرمایا کہ «فاطمہ بضعة منی من احبها فقد احبنی و من ابغضها فقد ابغضنی»^{۲۲} یا ائما فاطمة شحنة منی یسطنی ما یسطها و یقبضنی ما یقبضها^{۲۳}۔ یہ الفاظ دوسروں کو فاطمہ زہرا (س) سے دوستی کرنے کی ضرورت کو واضح کرتے ہیں۔ رسول خدا (ص) نے حضرت سے دوستی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا (فداک ابی و امی)^{۲۴} اور حضرت زہرا (س) کو بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا تیرے غضب سے ناراض ہے اور تیری خوشی سے راضی ہے بہر حال، فاطمہ (س) کے ساتھ پیغمبر اکرم (ص) کی دوستی اس قدر عام اور واضح تھی کہ عمر نے بھی پیغمبر اکرم (ص) کی وفات کے بعد حضرت زہرا سے کہا۔ اے فاطمہ میں نے آنحضرت کے ہاں آپ سے زیادہ محبوب کسی کو نہیں دیکھا^{۲۵}۔ حضرت نے اس بات کی طرف اشارہ کیا اور ناراضگی کا اظہار کیا اسی طرح ایک جگہ آنحضرت نے فرمایا: (انا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سلمکم)^{۲۶}۔ لیکن فاطمہ زہرا (س) اور علی (ع) کے ساتھ پیغمبر کی گہری دوستی کا فلسفہ کیا تھا کہ رسول خدا (ص) نے انہیں دوستی کی انتہا قرار دیتے ہوئے فرمایا^{۲۷}۔ فاطمہ (س) اور علی (ع) کو پیغمبر اکرم (ص) ان کی ایمانی اور اعتقادی شخصیت کی وجہ سے مانتے تھے، اور درحقیقت پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ ان کے فکری مشترکات اور ایک خاص روحانی تعلق کا سبب بنے تھے۔

۳- آپ کی تعلیم و تربیت رسول اکرم (ص) نے کی۔

پہلے ذکر کیا گیا کہ حضرت مریم کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے زکریا کو اپنا ولی مقرر کیا اور ان کی پرورش کا ذمہ دار بنایا۔ چونکہ خدا کی تقدیر مریم کے حق میں عیسیٰ کی ماں بننا تھی، اس لیے یہ کہنا ضروری ہے کہ اسی تقدیر الہی کے مطابق فاطمہ (س) کو ثر ہے، رسول خدا (ص)، کے ولی امام علی (ع) کی زوجہ اور بارہ نسلوں کی ماں ہیں۔ سعد بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ص) نے

۱۹- جزری، عزالدین ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۶، ص ۲۲۳؛ ابن شاپین، ابو حفص عمر بن احمد، فضائل فاطمہ الزہراء، ص: ۸۳؛ ثعلبی، محمود، حیاة فاطمہ علیہا السلام،

۲۰- سیوطی، جلال الدین، مسند فاطمہ الزہرا و ماورد فی فضلها، ۲۸-۲۹

۲۱- حاکم نیشابوری، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۳۶۳

۲۲- ہاشمی، سید مہدی، فاطمہ زہرا اور کلام اہل سنت، ص ۳۱۲

۲۳- ہاشمی، سید مہدی، فاطمہ زہرا اور کلام اہل سنت، ص ۳۱۲

۲۴- حاکم نیشابوری، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۳۶۶

۲۵- بیضاوی، ابو سعید عبداللہ بن عمرو التوزیل و اسرار التاویل، ج ۳، ص ۳۶۵

۲۶- ابن المغازی، علی بن محمد جلابی، مناقب اہل البیت، ص ۱۲؛ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن، ج ۵، ص ۶۵۶؛

۲۷- جزری، عزالدین ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۶، ص ۲۲۵؛ حاکم نیشابوری، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۳۵۹

فرمایا۔ معراج کی رات جبرائیل (ع) نے مجھے جنت کا ایک سبب پیش کیا جسے میں نے کھایا، اس کے بعد خدیجہ حلالہ ہوئیں۔ پیامبر (ص) فرماتے ہیں: جب بھی میں جنت کی آرزو کرتا ہوں، میں فاطمہ (س) کو سوگھتا ہوں^{۲۸}۔

۵- فاطمہ زہرا (س) مدافعہ رسالت اور ولایت تھیں

بعض روایات میں حضرت فاطمہ (س) کو رسول اللہ (ص) سے سب سے زیادہ مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ کیا یہ مماثلت ظاہری خصائص جیسے رنگ، ظاہری شکل اور دیگر ظاہری خصوصیات میں تھی؟ یقینی طور پر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ، اس کا مقصد انسانی صفات اور ایمان کی خصوصیات میں مشابہ ہونا ہے، جیسے سچائی، خوف خدا، عبادت و بندگی انسانی عزم و ارادہ وغیرہ۔ رسول خدا (ص) کے ساتھ حضرت فاطمہ (س) کی مشابہت کا ایک پہلو حق کے دفاع میں حضرت زہرا (س) کی جدوجہد ہے، جو ان کی زندگی کے مختلف ادوار میں ظاہر ہوئی۔

۶- پیامبر (ص) کی حیات میں رسالت کے دفاع میں تلاش و کوشش

اس دور میں خاص طور پر حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد حضرت زہرا (س) نے اپنے والد بزرگوار کا خاص خیال رکھا اور دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنانے میں کردار ادا کیا۔ حضرت زہرا (س) خود روایت کرتی ہیں۔ مشرکین قریش حجر اسماعیل میں جمع ہوئے اور اس بات پر متفق ہوئے کہ محمد (ص) کی آمد کے ساتھ، سب مل کر آپ پر حملہ کریں گے جب حضرت فاطمہ (س) کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو اپنے والد کے پاس آئی اور فرمایا۔ اے بابا قریش کے مشرکین تیرے خلاف حجر اسود پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: میری بیٹی، آپ گھر میں ہی رہو، پھر آپ باہر نکل کر مسجد حرام کی طرف گئے، اور مشرکین نے رسول اللہ (ص) کو دیکھ کر سر جھکا لیا۔ رسول اللہ (ص) نے ان پر کنکریاں پھینکیں اور فرمایا۔ تمہارا چہرہ سیاہ ہو جائے راوی کہتا ہے۔ وہ کنکریاں جن لوگوں پر لگی تھیں وہ سب جنگ بدر کی لڑائی میں مارے گئے^{۲۹}۔ دوسرے شواہد کے مطابق جب مشرکین نے رسول اللہ (ص) کو تکلیف پہنچائی حضرت فاطمہ (س) نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنے بابا کے مبارک چہرے سے میل کچیل اور خون کو صاف کیا^{۳۰}۔ حضرت زہرا (س) اسی ترتیب سے شعب ابی طالب میں اپنے بابا کے ساتھ تھیں اور رسالت کے مشکلات میں رسول خدا (ص) کے ساتھ شریک ہوئیں۔ آٹھ سال کی عمر میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی، اور آپ جنگ بدر اور احد سمیت کئی معرکوں میں زخمیوں کی مدد کو پہنچ گئیں اسی لیے آپ نے۔ "ام ایہما" کا لقب پایا^{۳۱}

۷- پیامبر ص کی وفات کے بعد حضرت زہرا کا اپنا حق طلب کرنا:

رسول خدا (ص) کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ (س) پر مشکل وقت آیا۔ ایک طرف اپنے والد کی جدائی اور دوسری طرف علی (ع) پر ظلم و ستم کے واقعات زہرا (ع) پر بہت سخت گزرے۔ اس کے باوجود حضرت زہرا (س) اپنے مادی اور روحانی حقوق اور ولایت کی دفاع کے لیے اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوئی۔ متعدد روایتیں ہیں کہ فدک کے غصب کی وجہ سے حضرت زہرا (س)

۲۸- حاکم نیشابوری، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۳۶۶؛ ہاشمی، سید مہدی، فاطمہ زہرا اور کلام اہل سنت، ص ۴۹

۲۹- حاکم نیشابوری، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۳۶۷۔

۳۰- ابن سعد، محمد بن سعد بن منبج، الطبقات الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۶۔

۳۱- ہندوای، شیخ محمد، فاطمہ الزہراء شخصیتاً، غلامتہا، ص ۴۰-۳۳؛ مکی، ص ۲۳، ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن، ج ۵، ص ۶۵۶؛

ابو بکر سے ناراض ہوئی اور ان سے دوری اختیار کی اور خلیفہ سے اس وقت بات کرنے سے گریز کیا اسی حالت میں آپ اس دنیا سے چلی گئی^{۳۲}۔ ابن اثیر اپنی کتاب (منال الطالب) میں لکھتے ہیں کہ ابو بکر نے حضرت زہرا (س) پر ظلم کرنے کی وجہ سے حضرت نے دو خطبے دیئے۔ حضرت زینب (س) کی روایت کے مطابق خطبہ یوں شروع ہوتا ہے «ثم قالت انا فاطمة و ابی محمد اقولها عوداً علی بدء..»^{۳۳}۔

۸- قیامت میں فاطمہ (س) کی شکایات

قیامت کے دن حضرت فاطمہ (س) احادیث کے مطابق شکایت کرے گی۔ یہ احادیث ایک طرف خدا کے نزدیک حضرت فاطمہ (س) کے مقام کو بیان کرتی ہیں تو دوسری طرف قیامت کے دن مخلوقات کے سامنے ان کی روحانی قوت کا اظہار کرتی ہیں، خاص طور پر حضرت زہرا (س) سے محبت اور پیار کرنے والوں کے درمیان ایک قسم کی صف بندی ہوگی ان محبین کو دیکھ کر مخالفین کو حسد ہوگا حسرت بڑی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے۔ محب الدین طبری نے ابویوب انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو عرش الہی سے ایک منادی پکارے گا۔ راستہ دے دو چنانچہ فاطمہ، حور العین کے جھرمٹ میں ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح راستہ عبور کرے گی^{۳۴}۔ مذکورہ حدیث کو سنی معتبر دستاویزات میں مختلف تشریحات کے ساتھ شامل کی گئی ہے حاکم نیشاپور نے اس حدیث کو علی (ع) کے الفاظ سے نقل کی ہے اور اس نے پیغمبر اکرم (ص) سے اس طرح نقل کیا ہے: پھر وہ وضاحت کرتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم نے اس کا ذکر کرنے سے انکار کیا ہے بعض روایات کے مطابق اس دن حضرت فاطمہ (س) اپنے بیٹے حسین ابن علی (ع) کے خون سے رنگی ہوئی قمیص کو ہاتھ میں لے کر خدا سے دعا کرے گی کہ وہ اپنے اور ان کے بیٹے کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کرے اور خدا سے، امام حسین (ع) سے محبت کرنے والوں اور سوگواروں کی شفاعت کی درخواست کرے گی^{۳۵}۔ مختلف ذرائع، بشمول اسد الغابہ، کفایت الطالب، درجہ اعتدال وغیرہ کی روایات کے مطابق، سب نے پیغمبر اکرم (ص) کے اس قول کی تشریح کی جنہوں نے فاطمہ (س) سے فرمایا۔ خدا ان لوگوں سے ناراض ہے جن سے آپ ناراض ہوئے^{۳۶}۔ ان روایات میں فاطمہ زہرا (س) رسول خدا (ص)، علی اور حسین کے ساتھ جنت میں داخل ہونے پر بھی تاکید کی گئی ہے۔ اور ان میں سے بعض میں شیعوں کے لیے بشارت ہے۔ ایک حدیث میں حضرت امام علی (ع) نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے مجھے خبر دی کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے میں، فاطمہ، حسن اور حسین (ع) ہوں گے۔ میں نے کہا تو ہمارے عاشقوں کا کیا حال ہوگا تو حضرت نے فرمایا۔ وہ تمہاری پیروی کریں گے اور ہمارے ساتھ جنت میں ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (ص) آپ کے ساتھ جنت میں کون لوگ ہوں گے تو حضرت نے فرمایا: علی، فاطمہ، حسن، حسین اور ان کے پیروکار۔

۳۲- بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، ج ۵، ص ۲۵۲؛ سیوطی، جلال الدین، مسند فاطمہ الزہرا و ماوردی فی فضلها، ص ۸۶

۳۳- غیب غلامی، حسین، احراق بیت فاطمہ فی الکتب المعتمدہ عند اہل السنۃ، ص ۷۵-۶۸

۳۴- ہاشمی، سید مہدی، فاطمہ زہرا اور کلام اہل سنت، ص ۲۶۱

۳۵- ہاشمی، سید مہدی، فاطمہ زہرا اور کلام اہل سنت، ص ۲۶۲

۳۶- سیوطی، جلال الدین، مسند فاطمہ الزہرا و ماوردی فی فضلها، ص ۱۷۶

نتیجہ :

قرآنی آیات اور پیغمبر اکرمؐ کی روایات کی روشنی میں یہ حقیقت مسلم ہے کہ فاطمہ زہرا (س) فضائل اور انسانی کمالات میں بے نظیر خاتون ہیں۔ آغوش رسالت میں آپ نے پرورش پائی اور ام الائمہ ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے فضائل میں سرفہرست یہ چیزیں ہیں: آپ کو محور اہلبیت قرار پانے کا شرف ملا، آپ کی رضایت خدا و رسول کی رضایت کا معیار قرار پائی، جنتی عورتوں کی سرداری ملی، پیغمبر اکرمؐ کے ہاں سب سے معزز و مقرب قرار پانے کا درجہ ملا، آپ کو اللہ تعالیٰ نے مجسم تقویٰ بنایا آپ کے بارے میں مذکورہ فضائل شیعوں کے علاوہ اہلسنت کی معتبر کتب میں پائے جاتے ہیں۔

فہرست منابع:

- ۱- قرآن کریم
- ۲- ابن المغازی، علی بن محمد جلابی، مناقب اہل البیت، تہران، المجمع العالمی لتقریب بین المذہب الاسلامیہ، ۱۳۲۷ق.
- ۳- ابن حنبل، احمد، فضائل اہل البیت من... بہ تحقیق محمد کاظم محمودی، تہران، انتشارات مجمع تقریب المذہب، ۱۳۲۹ق.
- ۴- ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع، الطبقات الکبری، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۳۱۷ق.
- ۵- بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، بیروت، دارالقلم، ۱۳۰۷ق.
- ۶- ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن، بہ تحقیق احمد محمد شاگر، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۳۰۸ق.
- ۷- جزری، عزالدین ابن اثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، بیروت، دارالفکر، ۱۳۰۹ق.
- ۸- حاکم نیشابوری، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دارالفکر، ۱۳۲۲ق.
- ۹- حاکم نیشابوری، محمد بن عبداللہ، م- عرفۃ علوم ال- حدیث، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۷۷م.
- ۱۰- سیوطی، جلال الدین، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، بیروت، دارالفکر، ۱۹۹۳م.
- ۱۱- سیوطی، جلال الدین، مسند فاطمہ الزہراء و ماورد فی فضلہا، بیروت، دار ابن حزم، ۱۳۱۴ق.
- ۱۲- شرف الدین، سید عبدالحسین، سخنی شیوادری برتری حضرت زہراء، بہ
- ۱۳- ترجمہ محمد رضا مہری، قم، بنیاد معارف اسلامی، ۱۳۸۳.
- ۱۴- شلبی، محمود، حیۃ فاطمہ علیہا السلام، بیروت، دارالجلیل، ۱۳۰۹ق.
- ۱۵- غیب غلامی، حسین، احراق بیت فاطمہ فی الکتب المعترفۃ عند اہل السنۃ، بی جا، مطبعۃ الہادی،
- ۱۶- نسائی، احمد بن شعیب، خصائص امیر المؤمنین، قم، دارالتقلین، ۱۳۱۹ق.
- ۱۷- ہاشمی، سید مہدی، فاطمہ زہراء کلام اہل سنت، قم، انتشارات حر، ۱۳۷۶.
- ۱۸- ہنداوی، شیخ محمد، فاطمہ الزہراء شخصیتہا، ظلماتہا، بیروت، موسسۃ العارف للطبوعات، ۱۳۲۳ق.